© rasailojaraid.com

انٹرویو پینل:

محمد معاویہ رضوان، حکیم محمد قاسم، حافظ حبیب اللہ چیمہ

اہل حق، مایوسی، مرعوبیت اور جذباتیت سے ہٹ کر نئی صف بندی کریں

اسلامی علوم کا تحفظ، دینی مدارس ہی کر سکتے ہیں، ماڈل مدارس کامیاب نہیں ہو سکتے

قادیانیوں کا موجودہ سربراہ بھی سابق سربراہوں کی طرح بدکردار ہے

طالبان اس صدی کے بہادر اور امن پسند لوگ تھے

ورلڈ اسلامک فورم (برطانیہ) کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری کا ''نقیبِ ختمِ نبوت'' کے لیے انٹرویو

''جناب مولانا محمد عیسیٰ منصوری، دنیائے اسلام کے ممتاز سکالر، مصنف اور مفکر ہیں۔ بنیادی طور پر تعلق انڈیا سے ہے۔ 1975ء میں برطانیہ منتقل ہو گئے۔ آج کل لندن میں مقیم ہیں اور ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین ہیں۔ برطانیہ میں تعلیمی و دینی شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور وہاں کے قوانین اور حالات و واقعات کے مطابق سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پرامن اور بامقصد اجتماعی زندگی کے قائل ہیں۔ گزشتہ دنوں بنگلہ دیش اور انڈیا کا دورہ کر کے اپنے پروگرام کے مطابق دس روز کے لیے پاکستان تشریف لائے۔ لاہور، گوجرانوالہ، ملتان اور کراچی بھی گئے۔ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ کی دعوت پر انہوں نے چیچہ وطنی کے لیے بھی وقت نکالا اور مختلف اجتماعات سے فکر انگیز خطاب کیا۔ ان کا سب سے بڑا موضوع ''اسلام اور مغرب کی کشمکش'' ہے اور اس موضوع پر ان کے مضامین کا مجموعہ کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ وہ مغرب پر تنقید کرتے ہوئے حقائق کی روشنی میں اپنے محاسبے کی بات بھی کرتے ہیں۔ چیچہ وطنی آمد پر ''احرار لائبریری ہال'' میں ''نقیبِ ختمِ نبوت'' کے لیے مولانا منصوری کا ایک تفصیلی انٹرویو کیا گیا، جو پیشِ خدمت ہے۔'' (ادارہ)

☆ آپ کا اصل وطن کونسا ہے؟

○ میری پیدائش تو مہاراشٹر کی ہے۔ بعدازاں میرے والد صاحب وہاں سے گجرات منتقل ہو گئے تھے۔ کیونکہ وہاں کا ماحول نسبتاً دینی تھا۔ ابتدائی تعلیم راندھیر کے مدرسہ حسینیہ میں حاصل کی اور وہیں دورۂ حدیث بھی کیا۔ مولانا علی بھائی صاحب سے فارسی پڑھی۔

☆ لندن کب منتقل ہوئے؟

○ میرے والد صاحب، تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے تھے تو میں بھی تبلیغی سفر میں مولانا محمد یوسفؒ (امیر التبلیغ) کے ساتھ رہا۔ بعدازاں مولانا سعید احمد خانؒ کے ساتھ دو سال حجاز میں بسلسلۂ تبلیغ گزارے اور 1975ء میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لندن میں تبلیغی مرکز کے امام کے طور پر آیا۔ فجر، مغرب کے بیانات اور ہدایات میرے ذمہ تھیں۔ وہاں کم وبیش گیارہ سال تک امامت کے فرائض انجام دیئے۔ اب وائٹ چیپل کے علاقہ کرسچین سٹریٹ میں ڈیلافسلیڈ ہاؤس کے اپارٹمنٹ میں مقیم ہوں۔

☆ لندن میں اس وقت آپ کے کام کی نوعیت کیا ہے؟

❍ پہلے تو ہم نے وہاں سکول کی طرز پر مدرسہ کا انتظام کیا اور ''مسلم ایجوکیشن بورڈ'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور ایک رسالہ ''مسلم ایجوکیشن ریویو'' بھی نکالا جو انگلش اور عربی میں چھپتا تھا۔ ایک عرصہ تک' میں ان اداروں سے منسلک رہا۔ میں نے سوچا کہ کام تو ہو رہا ہے لیکن صرف اپنی حد تک ہے' اس کو آگے بڑھانا چاہیے۔ اس کے علاوہ لیسٹر میں ''جامعۃ الہدیٰ'' کے نام سے ایک ادارہ بنایا۔ جس کے لیے ہم نے مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کو دعوت دی تھی۔ لیسٹر میں ہی مولانا فاروق صاحب نے ''دارارقم'' کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ وہاں کالج کے لوگوں کے لیے ہم نے تربیتی کورس شروع کئے اور فقہ کے کورس کے لیے مفتی محمد تقی عثمانی' سیرت کے لیے امریکہ سے مزمل صدیقی صاحب اور لاء کے لیے جناب محمود احمد غازی اور اسی طرح مولانا زاہد الراشدی صاحب کو بلایا گیا۔

☆ بنگلہ دیش، انڈیا اور پاکستان کے دورہ کے مقاصد کیا ہیں؟

❍ 1990ء میں مولانا زاہد الراشدی صاحب سے ملاقات ہوئی تو طے پایا کہ ہمیں دو حوالوں سے کام کرنا ہوگا۔ تعلیم اور میڈیا۔ اسی سلسلہ میں بنگلہ دیش جانا ہوا کہ ہمارے برصغیر میں 40 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ ان کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کام کر رہا ہے تو اس کی نوعیت کا پتہ نہیں ہے۔ بنگلہ دیش میں مولانا سلطان ذوق صاحب ہیں۔ ان کے کئی ادارے ہیں جہاں 15 ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں اور انہوں نے ہمیں دعوت دی۔ برطانیہ سے بندہ اور انڈیا سے مولانا سلمان الحسینی، پاکستان سے مولانا زاہد الراشدی صاحب گئے۔ وہاں ڈھاکہ میں ''رابطہ عالم اسلامی'' کے مولانا محی الدین صاحب نے مسجد بیت المکرّم میں پروگرام رکھا تھا۔ ''عصری تقاضے اور علماء کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر بیان ہوا۔ اسی طرح چٹاگانگ، سلہٹ میں بھی جانا ہوا۔ مولانا سلطان ذوق صاحب جدید عربی میں طلباء کو محنت کروا رہے ہیں اور عربی میں کئی رسالے نکل رہے ہیں۔ انڈیا میں گزشتہ سال گجرات میں جو فسادات ہوئے' ان کے کیسوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں اور ممبئی میں عبدالحمید صاحب ہمارے وکیل ہیں' ان سے ملاقات کرنا تھی۔ ڈابھیل میں مولانا احمد خان صاحب روحانی شخصیت ہیں' ان کے ہاں جانا ہوا۔ دہلی میں بستی نظام الدین کے ذمہ داروں سے ملاقات اور ساتھ ہی مولانا وحید الدین خان صاحب سے ملاقات کی۔ پروفیسر عبدالرحیم قدوائی صاحب ہماری بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ جناب مظہر صدیقی صاحب تاریخ کے محقق ہیں' ان سے ملاقات رہی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادھر پاکستان میں' لاہور میں جامعہ مدنیہ میں مولانا احمد میاں صاحب سے تعلق ہے اور سید نفیس شاہ صاحب ہمارے بزرگ ہیں۔ گوجرانوالہ میں راشدی صاحب سے ملاقات کرنا تھی۔ اسلام آباد بھی جانا ہوا' جہاں قاری محبوب صاحب مسجد عثمان غنیؓ میں اسلام آباد کے ائمہ، دانشور، علماء سے بیٹھک رہی۔ جناب محمود احمد غازی سے ملاقات کی اور رات سفر کر کے ساہیوال پہنچا۔ جامعہ رشیدیہ اور عیدگاہ جانا ہوا۔

☆ عالم اسلام کی موجودہ صورتحال پر آپ کیا تبصرہ کریں گے؟

❍ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد عالم اسلام کے اکثر حکمرانوں کا یہودیت کی خفیہ تحریک ''فری میسن'' سے تعلق رہا ہے۔ اور ان کے آلہ کار بن کر مسلم ممالک پر حکمرانی کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی نے ان کے اثر سے نکلنا چاہا تو اس کو اپنے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں ختم کروا دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک عالم اسلام ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہوسکا۔

☆ امریکہ اور یورپ مسلمان سے خوفزدہ ہیں یا اسلام سے؟

❍ یورپ اور امریکہ مسلمانوں سے خوفزدہ نہیں ہیں لیکن اسلام ایک مکمل دین ہے اور دنیا کے تمام نظاموں اور مذاہب کے مقابلے میں ایک ابدی سچائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے اس سے خوفزدہ ہے۔ عالمی میڈیا جو کہ یہود کے زیر قبضہ ہے۔ اس نے عوام کے ذہنوں میں یہ بات ذہن نشین کروادی ہے کہ مسلمان ایک دہشت گرد اور خونخوار قوم ہیں۔ جبکہ یورپ اور امریکہ کے عوام آزاد ضمیر رکھنے والے لوگ ہیں' وہ مسلمانوں کو اخلاقی لحاظ سے اچھا انسان تصور کرتے ہیں۔

☆ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی میں القاعدہ کا ہاتھ ہوسکتا ہے؟

❍ اتنا خطرناک منصوبہ صرف یہودی ہی تیار کرسکتے ہیں۔ اب تو فرانس اور جرمنی میں ایسی کتب مارکیٹ میں آگئی ہے' جن میں واضح ثبوت کے ساتھ یہودیت کو اس کی تباہی کا ملزم قرار دیا ہے۔ القاعدہ یا اسامہ اتنا بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ اب تو یہ خطرہ بھی ہے کہ یہودی یورپ میں کوئی ایسی خطرناک سازش تیار کر رہے ہیں' جس کا الزام القاعدہ یا اسامہ کے سر تھونپا جاسکے اور مسلمانوں کو دہشت گرد قوم ثابت کیا جاسکے۔

☆ عراق پر امریکی قبضہ کے بعد وہاں فدائی حملوں کو کس حیثیت سے دیکھتے ہیں؟

❍ جن عرب مسلمانوں نے افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کیا۔ ان کو عرب ہی میں ایک ''وار فیلڈ'' مل گیا ہے۔ وہی لوگ امریکہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ صدام حسین کی پارٹی تو لادینیت پسند اور سیکولر ہے' وہ فدائی حملے نہیں کرسکتی۔ میں عرب نوجوانوں کی جرأت کو سلام پیش کرتا ہوں جو امریکی استعمار کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن چکے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کو یہ بات ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ مسلمان جہاں بھی رہتا ہے' ہمیشہ آزادی کے ساتھ رہتا ہے۔

☆ افغانستان میں طالبان نے احیاء خلافت کے لیے قربانیاں دی ہیں' ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

❍ طالبان امن پسند لوگ تھے۔انہوں نے اسلحہ سے بھرے ہوئے ملک میں امن قائم کیا۔وہ صرف اللہ کے قانون کے پابند بن کر رہنا چاہتے تھے۔جبکہ یورپ اور امریکہ انہیں اپنے قانون میں پابند کرنا چاہتے تھے۔طالبان اس صدی کے بہترین اور بہادر لوگ تھے' لیکن دشمنوں کی عیاری اور اپنوں کی غداری کے باعث وہ کامیاب نہ ہو سکے۔آج دنیا اس بات کی گواہ ہے کہ انہوں نے منشیات کی روک تھام کی ،لوگوں کو راحت پہنچائی ،خود حکمران اور وزراء سادہ زندگی بسر کرتے رہے۔

☆ مرزا طاہر کے مرنے کے بعد سینکڑوں قادیانی مسلمان ہوئے' اس کی کیا وجہ ہے؟

❍ ان کا نیا سربراہ مرزا مسرور ایک کرپٹ انسان ہے بلکہ ان کے تمام سربراہ کرپٹ ہی رہے۔ان کی تنظیم میں جبر اور ظلم کا ماحول ہے۔قادیانی سربراہوں کی مسلسل بدکرداری کی وجہ سے اب معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔حقائق منظر عام پر آ رہے ہیں۔ان کی جھوٹی شرافت کا پردہ چاک ہو رہا ہے اور کفر وارتداد واضح ہو رہا ہے۔قادیانیوں کے ضمیر اب جاگ رہے ہیں کہ کیسی جھوٹی نبوت ہے کہ ایک ہی خاندان کے کرپٹ لوگ سربراہ بن رہے ہیں۔اسی وجہ سے سینکڑوں قادیانی ،مسلمان ہو رہے ہیں۔

☆ ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب کا نام دیا جا سکتا ہے؟

❍ پہلے پہل ہم بھی اس انقلاب سے متاثر ہوئے تھے اور اسے اسلامی انقلاب ہی سمجھتے رہے لیکن جب ہم خود ایران گئے اور آیت اللہ منتظر اور ہاشمی رفسنجانی سے ملے تو حقیقت واضح ہوئی کہ یہ انقلاب صرف شیعیت کے تحفظ کے لیے ہے۔

☆ پاکستان میں دینی مدارس کو حکومت کے کنٹرول میں لینے کی سازش ہو رہی ہے،علماء کا ردّ عمل کیا ہونا چاہیے؟

❍ پاکستان کے حکمران دوسرے ممالک سے ڈکٹیشن لیتے ہیں۔اصل فیصلے کہیں اور ہو رہے ہیں۔علماء کو چاہیے کہ عوامی رابطہ میں رہیں اور تفرقہ بازی سے گریز کریں اور اپنے ذہنوں میں وسعت پیدا کریں۔حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے قول کو یاد رکھیں کہ کبھی بھی حکومت کی امداد کو قبول نہ کیا جائے ،علماء سر جوڑ کر بیٹھیں اور آئندہ کے لیے بہترین لائحہ عمل تیار کریں اور حکومت کے ساتھ ٹکراؤ کی پالیسی اختیار نہ کی جائے ،اسلامی علوم کا تحفظ صرف دینی مدارس ہی کر سکتے ہیں۔حکومت کے زیر انتظام چلنے والے ماڈل دینی مدارس کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

☆ 11 ستمبر کے بعد برطانیہ میں مسلمانوں پر کوئی مشکلات پیش آئی ہیں؟

❍ 11 ستمبر کے بعد امریکہ اور یورپ میں عوام نے اسلام کی طرف زیادہ رجوع کیا ہے۔وہاں کے عوام زیادہ باشعور ہیں اور میڈیا کے پروپیگنڈے کو مسترد کر کے زیادہ سے زیادہ اسلام اور قرآن کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 53 پر

© rasailojaraid.com